1816 ـ يتیموں کی جائداد وغیرہ کی زکاۃ کے مال سے اصلاح کرنا

سوال

میری کفالت میں کچھ یتیم بچے ہیں ان کا والد کچھ برس قبل فوت ہو گیا تھا، اور ان کی آمدن پنشن ہے جو ساڑھے تین ہزار ریال ماہانہ ہے، ان برسوں میں میرے پاس بہت زیادہ رقم جمع ہو گئی ہے، جن میں تقریبا ڈیڑھ لاکھ ریال زکاۃ کے ہیں، تو کیا میں ان کے لیے زکاۃ لینے سے رک جاؤں، اور جو زکاۃ کا مال میرے پاس موجود ہے اس کا کیا کروں؟

اور اگر ہاوسنگ ادارے کی جانب سے ان کی کوئی بلڈنگ ہو جس پر دو لاکھ چالیس ہزار باقی ہو تو کیا میں بری الذمہ ہونے کے لیے اس رقم سے ادائیگی کرسکتا ہوں؟

اور اگر انہیں بلدیہ کی طرف سے کوئی زمین الاٹ ہوئی ہو تو کیا اس رقم سے ہم اس کی چاردیواری کر سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کے لیے حلال نہیں کہ ان یتیم بچوں کے پاس اگر ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مال ہے تو آپ زکاۃ کی رقم لیں، کیونکہ زکاۃ تو فقراء اور مساکین کے لیے ہے، نہ کہ یتیموں کے لیے، اور ان کے غنی اور مالدار ہونے کے باوجود آپ نے جو زکاۃ کا مال اکٹھا کیا ہے اگر تو آپ ان کے مالکان کو جانتے ہیں تو انہیں واپس کردیں، اور اگر ان کا علم نہیں رکھتے تو مالکان کی جانب سے صدقہ کی نیت کرتے ہوئے صدقہ کر دیں، کیونکہ آپ نے ان سے زکاۃ کی نیت سے مال حاصل کیا ہے.

اور وہ مال جو آپ نے پنشن کا جمع کیا ہے، اس میں آپ کو جو چیز زیادہ بہتر معلوم ہو وہ کریں.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر بہتر طریقہ سے .

اور ہاؤس بلڈنگ کے قرض کے بارہ میں عرض ہے کہ آپ کو علم ہے کہ وہ قسطوں میں ادا کرنا ہے، لہذا آپ اس کی قسطیں ادا کرتے رہیں، اور میت اس سے بری ہے، لیکن وہ قسطیں جو اس کی موت سے قبل آئیں اور اس نے انہیں ادا نہیں کیا، لیکن وہ اقساط جو اس کی موت کے بعد والی ہیں ان سے میت بری ہے، کیونکہ وہ جائداد سے تعلق رکھتی ہیں، اور جائداد ورثاء میں منتقل ہو چکی ہے، لہذا یہ قسطیں بھی انہیں سے وصل کی جائیں گی، نہ کہ زکاۃ

سے ادا ہونگی، کیونکہ ان کے پاس اتنا مال ہے جس سے یہ قسط ادا کی جا سکے.